بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہوگا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے۔ خود بھی یہاں آ کر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور تبلیغ کر کے علاقے کے لوگوں کو بھی اسلام کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 13۔مئی 2016ء بمقام مسجد محمود، سویڈن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ۔ (التوبہ آیت 18) اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ۔ (الحج آیت 41)

الحمد للہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو اپنی دوسری مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا نام مسجد محمود رکھا گیا ہے۔ سب مرد و زن نے ماشاء اللہ بڑے اخلاص کا مظاہرہ اس مسجد کی تعمیر میں کیا ہے۔ یہ ایک بڑا منصوبہ تھا جبکہ یہاں کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے اور اس لحاظ سے ان کے لئے یہ واقعی بہت بڑا منصوبہ تھا۔ جہاں کمانے والوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کی ہیں اور اس مسجد کی تعمیر میں حتی المقدور مالی قربانیاں پیش کی ہیں وہاں عورتیں بچے بھی پیچھے نہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے۔ احمدیوں کی مالی قربانی دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ صرف ایک مسجد کی تعمیر کا سوال نہیں ہے۔ مساجد کی تعمیر نماز سینٹرز کی تعمیر وخرید مشن ہاؤسز کی تعمیر اور خرید کے منصوبے مسلسل جاری ہیں اور اس کے علاوہ بے شمار اور اخراجات ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہ کام ہو رہے ہیں۔ اور پھر دوسرے چندے بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مزاج ہے کہ مالی قربانیاں کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور جماعت کی خاطر خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی یہ وہ اسلامی روح ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے ہم میں پھونکی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت کا اظہار فرمایا تھا آج بھی جیسا کہ میں نے کہا یہ قربانیاں حیران کر دیتی ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضروریات پوری فرماتا رہے گا۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے اکثر منصوبوں میں ہوتا ہے کافی کام ہم وقار عمل کے ذریعہ سے بھی کر لیتے ہیں اور اس لحاظ سے اخراجات میں کچھ بچت بھی ہو جاتی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں اور ان لوگوں کو بہترین جزا دے جنہوں نے اس مسجد اور اس کمپلکس کی تعمیر میں کسی طرح بھی حصہ لیا ہے۔ بڑی خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ علاقے کے لوگ بھی اس کی خوبصورتی کی تعریف کر رہے ہیں۔ قربانی کی روح کا اظہار کس طرح بچوں بڑوں نے کیا اس کی چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں ایک گیارہ سال کی بچی نے مسجد کے چندہ کے لئے چند سو کرونز پیش کئے اور بتایا کہ کافی عرصے سے اس نے جو جیب خرچ جمع کیا تھا وہ مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کرنے کے لئے آئی ہے۔ دس گیارہ سال کی بچی امیر صاحب کے پاس یا جو بھی انتظامیہ ہے چندے لینے والے ان کے پاس آئی اور پانچ سو کرونز مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کئے اور بتایا کہ اس کے پاس دو طوطے تھے جنہیں فروخت کر کے اس نے یہ رقم مسجد کے لئے ادا کرنے کے لئے حاصل کی۔ یہاں ان ملکوں میں pet یا پالتو جانور رکھنے کا بڑا شوق ہے لیکن احمدی بچی نے یہاں کے بچوں کی طرح اپنے پالتو جانور کو ترجیح نہیں دی بلکہ خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کو اپنے شوق پر ترجیح دی۔ حقیقتاً اصل شوق اور ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہے جو احمدی بچے ہی سمجھ سکتے ہیں جن کو بچپن سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے یہ ادراک پیدا

ہوجاتا ہے کہ مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والا جنت میں اپنا گھر بناتا ہے۔ایک بچی اعتکاف بیٹھی تھی اس نے یہاں انتظامیہ سے رابطہ کیا اور اپنا زیور مسجد کے لئے پیش کیا۔ایک اور واقفہ نو بچی بھی ایسی ہے جس نے تمام زیور اور جیب خرچ کی صورت میں موصول رقم جو بھی اس کو ملی ہوئی تھی اس نے ایک لفافے میں ڈال کر اور خط لکھ کر اپنے والد کے تکیہ کے نیچے رکھ دیا کہ یہی سب کچھ میرے پاس ہے اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جو میں اس مسجد کے لئے خدا کے حضور پیش کر سکوں۔ایسی نوجوان بچیاں بھی ہیں جن کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور انہوں نے اپنے زیور کے شوق پورے نہیں کئے تھے اپنا سارا زیور مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا۔بہت سی خواتین نے جن کے خاوندوں نے پہلے ہی اچھے وعدے کئے ہوئے تھے اور ادائیگی مکمل کر دی تھی ان خواتین نے اپنے زیور اور جو جمع پونجی تھی وہ مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کر دی۔دو خواتین یہ بتایا گیا یہاں ایسی تھیں جنہیں مالی قربانی کی استطاعت نہیں تھی یا ان کے پاس کچھ نہیں تھا مگر ان کے پاس پاکستان میں والد کی طرف سے موروثی مکان ملا تھا انہوں نے وہ مکان فروخت کر کے اس کی کل رقم جو وہاں علاقوں میں تھی مسجد کی تعمیر میں ادا کر دی۔ایک خادم نے مسجد میں ادائیگی کے لئے ایک بڑی رقم کا وعدہ کیا تھا جس میں ایک حصہ ان کی اہلیہ کی طرف سے تھا لیکن بدقسمتی سے اس جوڑے کی علیحدگی ہو گئی لیکن اس نوجوان نے کہا نہیں کیونکہ میں نے وعدہ کیا تھا اس کی طرف سے اس لئے علیحدگی کے باوجود میں ہی یہ وعدہ پورا کروں گا اور مکمل ادائیگی کر دی۔مالمو جماعت کے ایک خادم جو وقتی نوکری کرتے تھے جب انہیں مسجد کا وعدہ بڑھانے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے دس ہزار کرونر سے بڑھا کر ایک لاکھ کرونر اپنا وعدہ کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کے نتیجہ میں انہیں مستقل نوکری بھی عطا فرما دی اور پہلے سے اچھی اور نئی گاڑی خریدنے کی بھی انہیں توفیق عطا فرمائی۔یہ وہ قربانی کی روح ہے جو ہمیں بہت سے احمدیوں میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔

اس مسجد کی جگہ اور تعمیر اور گنجائش کے بارے میں بھی مختصر بتا دوں کہ مسجد کی تعمیر کا منصوبہ 1999ء میں شروع ہوا تھا اس کے لئے مکرم احسان اللہ صاحب نے پانچ ہزار مربع میٹر کا قطعہ زمین خرید کر جماعت کو پیش کیا تھا یہ قطعہ ایک ٹیلے پر ہے اور ایک نمایاں جگہ پر واقع ہے۔مین ہائی وے یہاں سے گزرتی ہے قریب سے اور ناروے اور سویڈن کو پورے یورپ سے بھی ملاتی ہے اور اس طرح سویڈن اور ناروے کے تمام بڑے شہروں کو بھی ملاتی ہے۔بڑی مصروف ہائی وے ہے جہاں دور سے ہی مسجد کی خوبصورت اور بلند عمارت ہر آنے جانے والے کو نظر آتی ہے اور توحید کا پیغام دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی بھی اپنا حق تعمیر کے بعد ادا کرے اور تبلیغ کے ذریعہ بھی یہ مسجد توحید پھیلانے کا ذریعہ ہمیشہ بنی رہے اور اس کی حقیقی خوبصورتی جو دینی تعلیم کی خوبصورتی ہے اور جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے وہ روشن ہو کر چمکے۔

اس کمپلکس کا کل تعمیر شدہ رقبہ 2353 مربع میٹر ہے۔پانچ عمارات پر مشتمل ہے۔بڑی عمارات ہیں مسجد محمود یہ مین مسجد اس کا رقبہ 1494 ہے تقریباً پندرہ سو مربع میٹر ہے سپورٹس ہال ہے ساڑھے سات سو مربع میٹر۔اس کے علاوہ اور عمارتیں ہیں۔مسجد کے ہال دو ہیں ایک اوپر ایک نیچے۔مردوں کے لئے اور عورتوں کے لئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سترہ سو لوگ اکٹھے نماز ادا کر سکتے ہیں۔مسجد کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہو گا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے۔خود بھی یہاں آ کر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور تبلیغ کر کے علاقے کے لوگوں کو بھی اسلام کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے اور یہی بات ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ایک جگہ توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا یعنی دوسرے مسلمان بھی آ جائیں گے اور یہاں کے مقامی لوگوں سے بھی تعداد بڑھے گی لیکن فرمایا شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت باخلاص ہو محض للہ اسے کیا جاوے۔نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔اس شرط پر ہمیشہ ہر ایک کو غور کرنا چاہئے۔پورا اخلاص ہو نیت میں اور کسی قسم کا شر اور فتنہ دلوں میں نہ ہو اور خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانیاں کی جائیں اور مسجد بنائی جائے اور مسجد کو آباد کیا جائے تو پھر بے انتہا برکت پڑتی ہے۔آپس میں اتفاق اور اتحاد پیدا کریں اس کے لئے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے

طریق پر چلیں۔اس کے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام نے نمازوں اور مساجد کے حوالے سے جوہمیں نصیحت فرمائی ہے وہ میں پیش کرتا ہوں۔
آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز میں جو جماعت کا ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں جب صف بنا کر کھڑے ہوں تو برابر پاؤں رکھیں ایڑھیاں ایک لائن میں ہوں ایک سیدھ میں ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے ملے ہوئے ہوں فرمایا کہ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں۔ایسے سیدھے ہوں کہ لگے کہ ایک ہی انسان ہیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کرسکیں۔کسی میں زیادہ روحانیت ہے کسی میں کم ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو روحانیت کا نور ہے ایک دوسرے میں سرایت کرے۔وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے وہ نہ رہے۔یہ خواہش تھی آپ کی۔خودی اور خودغرضی بالکل ختم ہوجائے اور ایک ہو جاؤ۔فرمایا کہ یہ خوب یادرکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلے کی مسجد میں اور ہفتے کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے نماز سے لے کے حج تک جتنے بھی احکام ہیں عبادت ہے ان کا مقصد کیا ہے تاکہ ایک قوم بن جائیں مسلمان۔اب بدقسمتی سے سب سے زیادہ تفرقہ اور پھوٹ اور فساد اس وقت مسلمانوں میں ہے۔پس ہم احمدی ہیں جنہوں نے یہ نمونے قائم کرنے ہیں اور دنیا کو اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتانا ہے۔
پھر آپ فرماتے ہیں مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کئے ہوئے ہر کام کے بعد یہ فکر کرنی چاہئے کہ کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے بعد ہم اپنی زندگی کے بنیادی مقصد سے لاپرواہ نہ ہوجائیں۔یہی نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کر لی تو ہمارے فرائض ادا ہو گئے اور سب کام ختم ہو گئے اس مسجد کی تعمیر کے بعد ہمارا اصل کام اب شروع ہوا ہے۔پس ہمیشہ یادرکھنا ہے ہم نے اس عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور عبادت کا حق سب سے زیادہ مسجدوں کی آبادی بڑھانے سے ہی ادا ہوتا ہے پھر ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسجد کو صبح شام جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔پس مسجدوں میں آنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہو کر رہتے ہیں۔اس مسجد کی تعمیر کی شکرگزاری آپس میں پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے اظہار سے بھی ہم نے کرنی ہے۔آپ سب نے کرنی ہے جو یہاں رہنے والے ہیں اور جو دنیا میں کہیں بھی رہنے والے احمدی ہیں۔جب مسجدوں میں جائیں تو مسجدوں کے یہ حق بھی ادا کریں۔اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ نے پہلے سے بڑھ کر اپنے نمونے اسلام کی تعلیم کے لوگوں کو دکھانے ہیں اور اس سے اس کو آگاہ کرنا ہے۔
پس مسجد بنانے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب انسان ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ہر چیز کا دینے والا خدا تعالیٰ کو سمجھے۔پھر آخرت پر ایمان ہے اس کی تفصیلات ہیں لیکن اگر انسان صرف اس بات پر ہی غور کرلے۔بہت ساری چیزیں آخرت کے بارے میں آتی ہیں کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے صرف اس بات پر اگر غور کرے انسان تو پھر دنیاوی معمولی باتوں کے حصول پر اپنی سب طاقتیں خرچ کرنے کی بجائے اپنا زور لگانے کی بجائے آخرت کے انعامات کا وارث اپنے آپ کو بنانے کے لئے انسان پھر کوشش کرے۔
اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ (یوسف آیت 109)۔اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا یقیناً زیادہ بہتر ہے۔اب ایک گھر تو مسجد کی تعمیر کر کے ایک مؤمن بناتا ہے لیکن اس گھر کی آبادی مسجد کی آبادی تقویٰ سے منسلک ہے۔پس مسجد کی تعمیر کا حق بھی تقویٰ پر چلنے سے ادا ہوگا اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔
متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا چوری تلف حقوق لوگوں کے حق تلف کرنا حق مارنا ریاء عجب حقارت بخل کے ترک میں

پکا ہوتو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے ان کے مقابلہ میں اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ گندے اور فضول اخلاق جو ہیں بداخلاقیاں جو ہیں ان کو چھوڑے اور عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کو نہ صرف اختیار کرے بلکہ اس میں ترقی کرے فرمایا لوگوں سے مروت سے پیش آؤ لوگوں سے مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے یہ ہیں اخلاق یہ ہے تقویٰ کہ لوگوں سے بھی محبت اور پیار سے پیش آؤ خوش اخلاقی سے پیش آؤ ان سے ہمدردی کرو قطع نظر اس کے کہ وہ کون ہے۔ ہر ایک سے چاہے وہ مسلمان ہے غیر مسلم ہے اپنا ہے غیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی نگاہ اس پر پڑے ایسے کام وہ کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں اس مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے ایک بڑا انقلاب ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا پھر قیام نماز کی طرف توجہ دلائی ہے اور قیام نماز پانچ وقت نماز باجماعت ہے۔ پس اس مسجد کی خوبصورتی بھی نمازیوں کی تعداد پر ہے۔ ایسے نمازیوں کی تعداد پر جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں یا کرنے والے ہیں۔ پھر زکوۃ کی طرف توجہ دلا کر غریبوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلا دی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ یہاں زکوۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اپنے مال خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور زکوۃ کو مخصوص کرکے بھی توجہ دلائی ہے۔ زکوۃ کا تو خلافت کے نظام کے ساتھ بھی ایک لحاظ سے بڑا گہرا تعلق ہے کہ آیت استخلاف جس میں خلافت کے نظام کی ہدایت اور پیشگوئی فرمائی گئی ہے اس سے اگلی آیت میں قیام نماز اور زکوۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے دین کو تمکنت اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی ملنی ہے ملنی تھی اور ملی ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی حیثیت سے دنیا میں آئے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہی اس لئے کہ اسلام کی تعلیم کے حقیقی نمونے قائم ہوں۔ اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کریں۔ آپ خاتم الخلفاء بھی ہیں اور دنیا کو بتائیں کہ اسلام کی خوبصورتی کیا ہے۔ پس آپ کے آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا اسلام کی خوبصورتی دیکھ سکے اور دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے وہ سورۃ حج کی آیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ جب تمکنت عطا فرماتا ہے تو وہ جن خصوصیات کے حامل بنتے ہیں ان میں نماز کا قیام بھی ہے زکوۃ کی ادائیگی بھی ہے نیک باتوں کو پھیلانا بھی ہے اور بری باتوں سے روکنا بھی ہے۔ خلافت کا نظام آپ کے ذریعہ سے ہی اس زمانے میں جاری ہونا تھا اور ہوا ہے اور آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں خلافت کا وہ نظام جاری ہے جو صحیح اسلامی تعلیم کا پرچار کر رہا ہے اسے پھیلا رہا ہے۔

پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس طرف سوچے اس مقصد کو سمجھے اور اس کے لئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی سوچوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔

اللہ کرے کہ ہم ان باتوں کو سمجھنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں آپس کی محبت میں بھی بڑھنے والے ہوں مسجد کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور تبلیغ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں مالی قربانی کا وقتی جوش ہی ہم میں نہ ہو صرف بلکہ روحانی ترقی کے مستقل جوش کو اپنی حالتوں میں طاری کرنے والے اور جاری کرنے والے ہوں تاکہ اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ساتھ جو ہم نے عہد بیعت کیا ہے اسے پورا کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 13 May 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB